رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اکدن دیکھنا (عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستار نہیں ہوں

الفضل

خدا تعالیٰ نے ایسا ثابت کرنیکے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے ... لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔ (چشمہ معرفت ص۳۱۷)

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ص۶۵)

مضامین بنام اڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت بنام مینجر الفضل قادیان دارالامان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے (معہ ...)

سالانہ چار روپے ... مقامی خریداران

قیمت پرچہ ...

جلد ۲ | مورخہ ۸ ۔ نومبر ۱۹۱۴ء مطابق ۱۸ ۔ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ | نمبر ۶۲

مدینۃ المسیح

(۔)

حضرت فضیلت عمر خلیفۃ المسیح نے موجودہ سیاسی حالات کو مدنظر رکھ کر ایک نہایت مفصل اور لطیف خطبہ فرمایا جس کا ایک ایک لفظ نہایت غور اور فکر کرنیکے قابل ہے انشاءاللہ خطبہ اپنے وقت پر شائع ہو جائیگا۔ خلیفۃ المسیح نے اس نازک وقت میں جماعت کو دعاؤں پر بہت زیادہ زور دینے کی نصیحت فرمائی اسلئے ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ دعاؤں میں لگا رہے اور خدا تعالیٰ سے اپنے سلسلہ کی ترقی اور کامیابی کی دعائیں مانگے ❖

تازہ خبریں

(۔)

قیصر کا تار۔ الٰہ آباد ۴۔ نومبر۔ پاینیر کو لنڈن سے ۲۔ نومبر کو تار ملا۔ ڈیلی میل کا نامہ نگار فرانس سے خبر بھیجتا ہے کہ متحدہ افواج کے ایک ہوائی تار گھر نے قیصر کا ایک ذاتی ہوائی پیغام بنام ڈیوک ورٹمبرگ راستہ میں جذب کیا اس کا مضمون یہ تھا کہ "پیرس کو یکم نومبر تک فتح کر لینا از حد ضروری ہے ورنہ ہمیں دریائے رہائن کے پیچھے ہٹ آنا پڑے گا ❖

ڈارڈنلز پر گولہ باری۔ لنڈن ۴۔ نومبر۔ ایک انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ جہازات نے ڈارڈنلز پر گولہ باری کی ہے یہ گولہ باری منگل (۳۔ نومبر) کو علی الصبح دور سے کیگئی۔ ترکی قلعوں نے جواب دیا مگر کوئی گولہ کسی جہاز کو نہ لگا۔ قلعہ ہولیس میں زور کا دھماکا ہوا۔ اور دھوئیں کے بادل اٹھے ❖

مزید جرمن افسر۔ لنڈن ۳۔ نومبر۔ کئی سو مزید جرمن افسر قسطنطنیہ پہنچ گئے ہیں ❖

مغربی محاربہ۔ پیرس ۳۔ نومبر۔ سرکاری بیان ہے، کہ دشمن بمقام ڈکسموڈ دریائے زیر کے بائیں کنارہ کو خالی کر گیا ہے۔ متحدہ افواج کل محاذ میں اپنے موقعہ پر قائم ہیں ❖

جرمن اعتراف۔ ۴۔ نومبر۔ جرمن سپاہ سالار تسلیم کرتا ہے کہ نیوپورٹ کے جنوب میں سیلابوں کی وجہ سے کسی قسم کی معرکہ آرائی نہیں ہو سکتی۔ تمام علاقہ دریا برد ہو گیا ہے۔ اور مدت تک خشک نہیں ہو گا ❖

جرمن ہیڈ کوارٹر۔ لنڈن ۴۔ نومبر۔ ڈیلی میل کا نامہ نگار لکھتا ہے، بلجیک ہوائی جہازوں کی گرداوری سے بصراحت معلوم ہوا ہے، کہ دشمن برسلز کی طرف ہٹ رہا ہے۔ امسٹرڈم کی خبر ہے کہ جرمن ہیڈ کوارٹر تھیلٹ سے گھنٹ کو منتقل ہو گیا ہے ❖

سنگتاؤ۔ ۴۔ نومبر۔ سرکاری بیان۔ شدید گولہ باری سے سنگتاؤ کی پہاڑی

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا)

جنگ یورپ

مدفون جرمن توپیں - الہ آباد ۴ - نومبر پائنیر کا ۲ - نومبر کا ولایتی تار مظہر ہے - کہ ازنگ پوسٹ کا نامہ نگار پٹروگریڈ رقمطراز ہے - کہ جرمن مشرقی جرمنی میں اپنے مقتولین کی قبروں پر صلیبوں کے بجائے نشانات فتوحات وغیرہ چھوڑ گئے ہیں - اور پولینڈ میں بہت سے ٹیلوں پر صلیب نصب شدہ دکھائی دیتے ہیں - طرز عمل کے اس اختلاف یعنی قبروں پر دیگر اشیاء اور ٹیلوں پر صلیبوں کی موجودگی کی نسبت تحقیقات سے معلوم ہوا - کہ ٹیلوں میں جرمن بھاری اور ہلکی توپیں جو ساتھ نہ لے جاسکے - دفن کر گئے ہیں دس دنوں میں جرمنوں نے ۸۰ میل مراجعت کی - حالانکہ اس اثناء میں وہ راستہ میں ایک جگہ مورچہ بند مقام پر تین روز مصروف پیکار بھی رہے ؛

جنگ سے بے تعلقوں کی معاونت - (لنڈن ۳ - نومبر) امریکن کروڑپتی راک فیلر کے فونڈیشن نے مصروف جنگ ممالک کے جنگ سے بے تعلق لوگوں کو دس لاکھ ڈالر عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے - ایک کمیشن اسبارہ میں رپورٹ کرنے کی غرض سے عنقریب بھیجی جائیگی -

جدید جنگی قرض - (لنڈن ۳ - نومبر) ڈیلی ٹیلیگراف بیان کرتا ہے - کہ گورنمنٹ بیس کروڑ پونڈ کا جدید چار فیصدی پر لینے والی ہے - قرض مذکور دس سال میں ادا کیا جائیگا ؛

جرمن نقصان جان - خط میں جرمنوں کا ناقابل بیان نقصان ہوا ہے - جسکی ایک مثال یہ ہے - کہ جرمن دریائے ییسر کو عبور کرتے ہوئے دو ہزار لاشیں چھوڑ گئے - بجالیکہ فرانسیسی سپاہ کی صرف ایک سو پندرہ جانوں کا نقصان ہوا - اور متخاصمین کے نقصان کا یہ معمولی تناسب ہے - کہتے ہیں - کہ گذشتہ چند دنوں میں پچاس ہزار جرمن جانوں کا نقصان ہوا ہے ؛

بحر شمالی کی عملاً مسدودی - صیغہ بحر انگلستان بحر شمالی کے بارہ میں اعلان کرتا ہے - کہ بے تعلق ممالک و سلطنتوں کے جھنڈے اڑاتے ہوئے سرنگیں بچھانے والے تعلق جہازوں - ٹرالروں - ہسپتالی جہازوں میں سوار ہو کر گرداوری و دیکھ بھال کرنا جرمن بحری کارزار کے معمولی طریقے ہیں صیغہ بحر وہ راستہ بتاتا ہے - جدھر سے تجارتی جہازوں کو گذرنا چاہیئے - راستہ مذکور سے چند میل کا ادھر ادھر انحراف بھی تباہی انگیز ثابت ہوگا ؛

بحر اطلانطک میں سرنگیں - (لنڈن ۳ - نومبر) صیغہ بحر کا اعلان مظہر ہے - کہ جرمنوں نے شمال آئرلینڈ کے راستہ سے امریکہ سے لورپول کے بڑے بحری تجارتی راستہ میں سرنگیں پھیلا دی ہیں - سوداگری کے متعدد جہاز اب تک اڑ چکے ہیں - وائٹ سٹار کا جہاز اولمپک محض خوش قسمتی سے سرنگ سے ٹکرانے سے بچ گیا ؛

جرمن ہیڈ کوارٹر کی مراسلت تسلیم کرتی ہے - کہ جنوب نیوپورٹ میں سیلاب کی وجہ سے اس سمت میں کارروائی موقوف رہی - مراسلت مظہر ہے - کہ تمام علاقہ تباہ ہوگیا - جو عرصہ دراز تک اپنی حالت پر عود کرنے کے قابل نہ ہوگا ؛

قیصر جرمنی کہاں ہے؟ قیصر جرمنی کو اس سپاہ کے ساتھ بتایا جاتا ہے - جو پیرس کے متصل متحدہ افواج کے صفوف کو چیر کر پیرس میں پہنچنے کی کوشش کر رہی ہے ؛

مشرق میں روسی پیشقدمی - مشرقی رقبہ میں روسی جرمن حملوں کو پسپا کر کے آگے بڑھ رہے ہیں ؛

باغیان جنوبی افریقہ کا قلع قمع - کرنل البرٹ نے لچٹنگ برگ میں باغیوں کو شکست دی - اور ان کے سرغنے گرفتار کئے - اخبارات سے منکشف ہوتا ہے - کہ جنرل بوتھا حالت پر پوری قدامت رکھتے ہیں - اور غیر وفادار و غدارہ قلیل ہیں ؛

قلعہ عقبہ کی تباہی - ہز میجسٹی کے جہاز مینروا نے عقبہ میں سپاہ کو قابض پاکر گولہ باری سے قلعہ و بارکوں اور ذخیرہ خانوں کو تباہ کر دیا ؛

روس و ٹرکی - (لنڈن - ۳۱ - اکتوبر) پیٹروگریڈ کل شام تک روس و ٹرکی میں اعلان جنگ نہ ہوا تھا - اور نہ ترکی سفیر متعینہ پیٹروگریڈ ہی کو پروانہ راہداری ملا تھا ؛

انخلائے للی - ٹائمز رقمطراز ہے - کہ جرمنوں نے للی خالی کر دیا ہے - اور اسے یقین ہے - کہ متحدہ افواج اس پر قابض ہوگئی ہے -

جرمن گنبوٹ کی غرقابی - (لنڈن یکم نومبر) ٹوکیو میں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے - کہ ایک جرمن گنبوٹ ٹنگ تاؤ میں غرق کر دیا گیا ؛

کیلے کی طرف جرمن مساعی - (شملہ ۴ - نومبر) وائسرائے کو سیکرٹری آف سٹیٹ ہند کا تار ذیل موصول ہوا ہے جرمنوں نے کیلے پہنچنے کی کوشش میں مطلق ترقی نہیں کی - فرانسیسی سرکاری رپورٹ مظہر ہے - کہ تمام شمالی محاذ میں جرمن حملوں کا سلسلہ جاری ہے - جو پسپا کئے جاتے ہے - اور متحدہ افواج نے یپرس کے شمال و مشرق میں پیشقدمی کی ہے -

روسی سرکاری رپورٹ - مشرق جرمنی میں روسی مورچوں میں دراسنے کے متعلق جرمن مساعی ناکام رہیں - اور آتروپے وسچولا کے بہت سے مواقع پر روسی مضبوطی سے قابض ہیں ؛

تاج برطانیہ سے مسلمانان سائپرس کی وفاداری - سائپرس کا ہائی کمشنر اطلاع دیتا ہے - کہ مسلمان آبادی بالاتفاق گریٹ برٹن سے ہمدردی ظاہر کرتی ہے - سربرآوردہ مسلمان کہتے ہیں - کہ انہیں برٹش عہد میں پوری آزادی اور مذہبی حقوق سے متمتع ہونے کا موقعہ ملا ہے ؛

ٹرکی کا غیر تشفی بخش جواب - (لنڈن ۳ - نومبر) پیٹروگریڈ ٹرکی کا جواب ناقابل اطمینان ہے - روسی سفیر روانہ ہوگیا ہے

جرمن جنگی خاکہ - (لنڈن ۳ - نومبر) ہاور - سرکاری بلجیئن مراسلت مظہر ہے - کہ جرمنوں نے ییسر کا بہت سا بائیاں کنارہ خالی کر دیا ہے - اور علاقہ میں سیلاب آرہا ہے

جنوبی افریقہ کے باغی - (لنڈن ۳ - نومبر) کیپ ٹاؤن باغی کرنل مرٹز کے پیرو چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں متفرق ہو کر جرمن سرحد کے متصل بے سروپا آوارہ گردی میں مصروف ہیں - امید ہے - کہ وہ عنقریب اپنے آپ کو حوالے کر دیں گے ؛

تبت سے چینیوں کا اخراج - (کالمپانگ یکم نومبر) گورنمنٹ تبت نے تمام چینی ساکنان تبت کو ملک سے خارج کرنیکا حکم صادر کیا ہے ؛

کامریڈ اور ہمدرد کی ضمانت ضبط - (دہلی ۴ - نومبر) کامریڈ اور ہمدرد کی دو ہزار روپیہ کی ضمانت ایک سابقہ مضمون کی بناء پر جو کامریڈ میں "ترکوں کی مرضی" کے عنوان سے چھپا تھا - ضبط کر لی گئی - بمعہ ان تمام کاپیوں کے جن میں یہ مضمون درج ہے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۸۔ نومبر ۱۹۱۴ء ہفتہ

کیونکر اسلام کا بول بالا ہو سکتا ہے

ہمیں یہ دکھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اس وقت ان کی کیا حالت ہے۔ کیونکہ یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے۔ کہ آج کل یہ لوگ جس راستے پر قدم مار رہے ہیں۔ اور جو کچھ ان کا طریق عمل ہے۔ وہ ان کو قعر مذلت میں گرنے کی دعوت دے رہا ہے۔ اور سینکڑوں نہیں بلکہ لاکھوں اس میں گر چکے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ ان کی وجہ سے اسلام کو کوئی فائدہ پہنچے الٹا نقصان پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ غیر مذاہب والے جب ان کے بُرے نمونے کو دیکھتے ہیں۔ تو ان کی آنکھیں اسلام کو بھی گرد آلود نگاہوں سے ملاحظہ کرتی ہیں۔ اس لئے وہ اور بدظن ہو جاتے ہیں۔ یہ تو مدعیان اسلام کی عنایات ہیں۔ جو کہ اسلام پر ہو رہی ہیں۔ لیکن جو کچھ غیر مذاہب والے اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ وہ بھی کوئی لکی چھپی بات نہیں۔ ہزاروں بے سروپا اعتراضات اور افتراء اسلام کے سر تھوپے جاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی عملی حالت سے ان پر تصدیق کی مہر لگائی جاتی ہے۔ کیونکہ اب زبان حال سے نہیں بلکہ وہ زبان قال سے کہہ رہے ہیں۔ کہ "ہماری مذہبی حالت اس طرح تباہ و برباد ہو گئی۔ کہ ہمارے اسلاف اپنی قبروں سے نکلکر ہماری کیفیتوں کا نظارہ کریں۔ تو واللہ کسی طرح انہیں ہمارے اسلام کا وہم بھی نہ ہو۔" ایسی حالت میں ایک جائز سوال یہ ہو سکتا ہے کہ اگر اسلام واقعی سچا مذہب ہے۔ تو ایسے وقت میں جب کہ اس کو اندرونی اور بیرونی دونوں طرف سے ضعف پہنچ رہا ہے۔ کیوں اس کی مدد اور تائید کے لئے خدا تعالیٰ کوئی سامان پیدا نہیں کرتا۔ اگر اسلام کو ایسی حالت میں بھی الٰہی تائیدات میسر نہیں آسکتیں۔ اور اس نازک وقت میں بھی اس کا کوئی دستگیر نہیں ہو سکتا۔ تو اس میں اور دیگر ان مذاہب میں جن کی ہستیاں جان کنی کی حالت میں سسک سسک کر دم توڑ رہی ہیں۔ کیا مابہ الامتیاز ہو سکتا ہے۔ اس سوال کا جواب تمام روئے زمین کے مسلمان بھی اگر مل کر دینا چاہیں تو کچھ نہیں دے سکتے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد اس سوال کا بولتا۔ چالتا۔ چلتا۔ پھرتا۔ اٹھتا۔ بیٹھتا مجسم جواب ہے۔ کیونکہ اس کو خدا تعالیٰ نے اپنی تائیدات کا مظہر بنایا ہے۔ اور وہ مسیح موعود سے فیضیافتہ ہے۔ اسوقت اسلام مردہ ہو چکا تھا لیکن مسیح موعود نے ہی آکر اس کو زندہ کیا۔ اسوقت اسلام کمزور ہو چکا تھا۔ لیکن اسی خیر البشر نے اس کو زور آور بنایا اور اسلام کی صداقت اور سچائی کا سکہ مخالفین کے دلوں پر بٹھا دیا۔ اور ایسے ایسے براہین قاطع اور دلائل ساطع ہم احمدیوں کے ہاتھ میں دے دیئے۔ جن کے مقابلہ کی کسی مذہب کے لوگوں کو طاقت نہیں ہے۔ اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ احمدیوں کے مقابلہ سے پادری صاحبان کسطرح بھاگتے ہیں، لیکن وہ لوگ جنھوں نے مسیح موعود کو نہیں مانا۔ وہ ان دلائل سے محروم ہی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ "اس چودھویں صدی میں الحاد و تثلیث کے جھونکے اسے (اسلام کو) گل کئے دیتے ہیں"۔ چونکہ ان کے پاس اسلام کے زندہ نشانات نہیں ہیں۔ جو یہ دوسروں کو دکھا کر خاموش کر سکیں۔ اور یہ خود اسلام کا سچا نمونہ نہیں ہیں۔ تاکہ لوگ ان کو دیکھ کر اسلام کی سچائی کے قائل ہو جائیں۔ اس لئے انہیں ہر جگہ پشت دکھانی پڑتی ہے۔ ہم ببانگ بلند ان کو کہتے ہیں۔ کہ اگر تم اسلام کا تمام ادیان پر بول بالا ہوتا دیکھنا چاہتے ہو۔ اگر تم اسلام کے فیوض اور برکات سے متمتع ہونے کے متمنی ہو۔ اگر تم اپنے خوف و حزن کو دور کرنا چاہتے اور اگر تم مخالفین اسلام کے مقابلہ میں کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو آؤ! اس خدا کے برگزیدہ نبی کو مان لو جس کے مقابلہ میں کسی کو آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور جس نے آسمانی نشانوں سے اسلام کی فضیلت کو روز روشن کی طرح آشکارا کر دیا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں۔ کہ وہ عیسائیت جس کے نام سے تم تھرّاتے اور خوف کھاتے ہو۔ اور جس کو تم اپنے منہ سے گلشن اسلام کو برباد کرنے والا سمجھتے ہو۔ اس کو ایسی ایسی کاری ضربات نہیں لگائی گئیں۔ جن کی وجہ سے اس کو اسلام کے مقابلہ پہ آنے کی ہرگز سکت نہیں رہی۔ کیا تم نے آپکا وہ چیلنج نہیں پڑھا؟ جس کا جواب آج تک عیسائیوں سے کچھ بن نہیں پڑا اور وہ اعلان یہ ہے:

"ہم حضرات پادری صاحبوں کو نہ تلوار سے بلکہ ملائم الفاظ سے بار بار اسطرف بلاتے ہیں کہ آؤ! ہم سے مقابلہ کرو۔ کہ دونوں شخص یعنی حضرت مسیح اور حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی برکات اور افاضات کے رو سے زندہ کون ہے۔ اور جیسا خدا کے نبی پاک نے قرآن شریف میں کہا ہے۔ کہ اگر یہ ثابت ہو۔ کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ تو میں سب سے پہلے اس کی پرستش کروں گا۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں۔ کہ اے یوروپ اور امریکہ کے پادریو کیوں خواہ مخواہ شور ڈال رکھا ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں ایک انسان ہوں۔ جو کروڑہا انسانوں میں مشہور ہو۔ آؤ میرے ساتھ مقابلہ کرو۔ مجھ میں اور تم میں ایک برس کی مہلت ہو۔ اگر اس مدت میں خدا کے نشان اور خدا کی قدرت نما پیشگوئیاں تمہارے ہاتھ سے ظاہر ہوئیں۔ اور میں تم سے کمتر رہا۔ تو میں مان لوں گا۔ کہ مسیح ابن مریم خدا ہے۔ لیکن اگر اس سچے خدا نے جس کو میں جانتا ہوں۔ اور آپ لوگ نہیں جانتے۔ مجھے غالب کیا۔ اور آپ لوگوں کا مذہب آسمانی نشانوں سے محروم ثابت ہوا۔ تو تم پر لازم ہوگا۔ کہ اس دین کو قبول کرو"۔

اس اعلان کو پڑھ کر کوئی اس بات پر غور کرنے کی کیوں ہمت نہیں کرتا۔ کہ عیسائیوں کا مقابلہ کے لئے نہ آنا ان کی کھلی اور بین شکست نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر عیسائیت اسلام کے مقابلہ کی طاقت رکھتی۔ اگر عیسائیت کے پاس اپنی کامیابی کے لئے کوئی براہین اور دلائل ہوتے۔ تو ضرور پادری صاحبان اس زرین موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ اور مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن اوروں سے زیادہ وہ خود اپنے گھر سے واقف تھے اس لئے خاموشی میں ہی انھوں نے اپنی خیر سمجھی۔ لیکن باوجود اس کے جو لوگ پادریوں کے خوف سے لرزاں رہتے ہیں۔ وہ کیوں اس طریق کو اختیار نہیں کرتے۔ جو مسیح موعود نے بتایا۔ اور احمدی جماعت خدا کے فضل و کرم سے اس جلگہ کامیاب ہو رہی ہے۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اس زمانہ کے مسیح موعود علیہ السلام کو مانا۔ اور اسلام [illegible] تمام مذاہب پر اسلام کی فضیلت اور صداقت ثابت کر دی*

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد *

تصدیق المسیح

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

دنیا کی حالت زار - خونریز منظر - اور ہولناک حوادثات

سب اس امر کا اظہار کر رہے ہیں - کہ دنیا میں ایسے برے فعل اور گھناؤنے کام ہو رہے ہیں - جس سے اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکا - اور دنیا میں تباہی آئی - لیکن لوگ دنیا کے ایسے کیڑے ہو گئے - اور وہ ان مصائب اور عذابوں سے بے پرواہ ہیں - گویا کہ دنیا میں کوئی حادثہ واقعہ ہوا ہی نہیں - اور کوئی تباہی آئی ہی نہیں - لیکن آج اس کا حال بلجیم کے بے خانماں باشندوں سے پوچھو - اور ان کی حالت زار اور بے سروسامانی کا نقشہ ذرا آنکھوں کے سامنے لاؤ - پھر فرانس - جرمن - روسی - انگلش - بلجیئن اور سرویں سپاہ کی ماؤں کی حالت کا مطالعہ کرو جنہوں نے اپنے بیٹوں کو اپنے خون جگر سے پرورش کیا - اور ایک آن میں خدائی حکم نے انہیں توپوں کے گولوں کی نذر کر دیا -

انٹورپ کی بربادی - اس کی آبادی کا لاکھوں کی تعداد میں رات کے وقت بے سروسامان اپنی آرام گاہوں کو چھوڑ کر جانا - اور بھوکھا مخلوق کا تتر بتر ہونا کس بدیہی امر پر دال ہے *

خدا تعالیٰ ظالم نہیں - وہ کبھی اپنی مخلوق کو تباہ نہیں کرتا - لیکن وہ کیا بات ہے - جس نے شاہی خاندانوں میں بھی تلوار چلا دی - اور بعض طاقتوں کی قسمت کا سوال بھی پیش کر دیا - پھر پچھلے بیس سال کے عرصہ میں غیر معمولی زلازل طوفان - طاعون اور دیگر آفات نے جو بربادی مچائی ہے - وہ بھی اہل نظر سے اوجھل نہیں - اور جنگ بلقان کا خونریز منظر بھی یاد سے مٹا نہیں - یہ سب کچھ کیوں ہوا - اور اس کا کیا سبب ؟

کیوں غضب خدا کا بھڑکا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

حضرت مسیح موعود نے ان حوادثات سے اطلاع پاکر دنیا کو اطلاع دی - کہ دیکھو تمہارے افعال اور کردار اس قابل نہیں - کہ خدا تعالیٰ اب خاموش بیٹھا رہے لیکن سرکش انسانوں نے اپنی سرکشی دکھائی - اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو قبول نہ کیا - خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے ارادوں کو پورا کرے - چنانچہ فرمایا -

"دنیا میں ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا" ضرور ہے - کہ خدائی کلام پورا ہو - کیونکہ لوگوں نے خدا تعالیٰ کے رسول کا مقابلہ کیا - سچ سچ اگر مسلمانوں کی حالت ابتر نہ ہوتی - اور اگر اسلام اپنے اصلی معنوں میں ان میں پایا جاتا تو ضرورت نہ تھی - کہ کوئی مصلح آتا - لیکن اسلام کی حالت پکار پکار کر کہہ رہی تھی - کہ کوئی مصلح ہو - جو اسلام کو گرتے گرتے سنبھالے - چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا - اور آپ نے اسلام کو تمام مذاہب پر فائق کر کے چھوڑا - اور تحریر و تقریر سے اسلام کو سچا کر دکھایا اور خدائی نشانوں سے از سر نو قرآن شریف کو کلام الٰہی اور رسول کریم کی نبوت کو ثابت کیا - اور پھر ایک جماعت پیدا کی - جس میں اسلام کی تازہ روح پھونکی - لیکن باوجود آسمانی نشانوں اور خوارق عادت باتوں کے جو آپ سے ظہور میں آئیں - دنیا نے آپ کو نہ مانا - ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کی سنت وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا - کے مطابق عذاب آئیں - زمین کچھ دکھائے - اور آسمان کچھ برسائے - اور ذیل کا کلام لفظ بلفظ پورا ہو *

"یہ مت خیال کرو - کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے - اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے - میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے - اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں - اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں - اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا - میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں - اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں - وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا - اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے - اور وہ چپ رہا - مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا - جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں - میں نے کوشش کی - کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں - پر ضرور تھا - کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے - میں سچ سچ کہتا ہوں - کہ اس ملک کی نوبت بھی بہت قریب آتی جاتی ہے - نوح ع کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا - اور لوط ع کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے - مگر خدا غضب میں دھیما ہے - توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جاوے - جو خدا کو چھوڑتا ہے - وہ ایک کیڑا ہے - نہ کہ آدمی - اور جو اس سے نہیں ڈرتا - وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ" *

سوائے مسلمان کہلانے والو - اور غفلت کی نیند سونے والو! خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو - اور خدا تعالیٰ کے سایہ کے نیچے آجاؤ - اب کوئی جگہ نہیں - جو تمہیں پناہ دے سکے - بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو مان لو - اور اس کی رحمت کے مستحق بن جاؤ *

چند اعتراضوں کے جواب

نمبر ۲

اعتراض - احمدی جماعت کے لوگ وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین - سے حضرت مسیح کی قبر اور کشمیر کی طرف ہجرت کا استدلال کیا کرتے ہیں - لیکن اس آیت میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح کے ساتھ آپ کی والدہ ماجدہ مریم صدیقہ کو بھی شامل کیا ہے - حالانکہ وہ لوگ جو بیت المقدس کی زیارت کر کے واپس آتے ہیں - بالاتفاق کہتے ہیں - کہ مریم علیہا السلام کی قبر بیت المقدس میں ہے - سو جب زائرین یہ گواہی دیتے ہیں - تو معلوم ہوا - کہ مسیح بھی کشمیر میں نہیں گئے - اور نہ وہاں ان کا مزار ہے - کیونکہ جس آیت سے استدلال کیا جاتا ہے - اس میں مریم بھی شامل ہیں - اور ادھر ہم نے یہ ثابت کر دیا - کہ مریم کا مزار یروشلم میں ہے - اس سے ثابت ہوا - کہ حضرت عیسیٰ نے بھی کشمیر کی طرف ہجرت نہیں کی ؎

جواب اول - آپ جانتے ہیں - کہ جس ملک یا جس شہر میں کثرت سے لوگ زیارت کے لئے جاتے ہیں - اور اپنے اعتقاد کی وجہ سے نذر و نیاز بھی چڑھاتے ہیں - وہاں بالعموم بہت سی ایسی متبرک جگہیں مشہور ہو جاتی ہیں - جن پر مجاورین ناواقفوں اور خوش اعتقادوں کو جھوٹی روائتیں سنا سنا کر اچھی طرح ان سے روپیہ بٹورتے ہیں - اس کے لئے زیادہ چھان بین کی ضرورت نہیں جس قدر مشہور درگاہیں ہیں - مثلاً اجمیر - دہلی - سرہند - ملتان - پاک پٹن وہاں بہت سے مکانات دیواریں دروازے درخت وغیرہ ایسے ہیں - جن کے متعلق بیسیوں غلط روایتیں مشہور ہیں جن کو سن کر خوش اعتقاد زیارت کے وقت مجاورین کی شکم پوری کرتے ہیں - کیا پاک پٹن کا بہشتی دروازہ مشہور نہیں ؟ کیا ہر سال لاکھوں آدمی اس میں سے نہیں گذرتے ؟ کیا اس کے متعلق اعتقاد نہیں کیا جاتا - کہ جو اس سے گزرے گا - وہ بہشتی ہو جاویگا - ضرور کیا جاتا ہے - لیکن کیا یہ ظاہر نہیں ؟ کہ یہ بات بالکل غلط مشہور ہے - یہ مثال میں نے اس لئے بیان کی - کہ بیت المقدس میں اگر کوئی قبر مشہور ہو - اور وہاں کے مجاورین کہہ دیں کہ یہ قبر مریم کی ہے - تو اس سے یہ لازم نہیں آتا - کہ واقعہ میں بھی وہ قبر حضرت مریم علیہا السلام ہی کی ہو - کیونکہ مجاورین پیسے بٹورنے کے لئے ایسا عام طور پر کرتے ہیں - اور تو اور خود کعبہ کے متعلق بہت سی ایسی بے سر و پا باتیں تراشی ہوئی ہیں - کہ جن کی کوئی حد نہیں - سو اگر زائرین بیت المقدس یہ بیان کرتے ہیں - کہ بیت المقدس میں مریم کی قبر ہے - تو کیا زائرین بیت اللہ الحرام یہ بیان نہیں کرتے - کہ بیت اللہ کی چھت پر سے کبوتر نہیں گذرتے - اور یہ کہ اس پر بیٹھ نہیں کرتے - حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں - سو جب روزمرہ کے مشاہدہ کے خلاف زائرین کعبہ کا بالاتفاق ایک غلط بیان ہے - تو کیا یہ ضروری ہے - کہ زائرین بیت المقدس ضرور راستی پر ہوں حالانکہ قبر کا معاملہ مشاہدہ سے باہر ہے - وہاں تو صرف روائت ہی روائت ہے - کیا زائرین نے قبر کھود کر دیکھا تھا - ہرگز نہیں - بلکہ صرف مجاورین کا قول ہی قول ہے - سو اگر صرف زائرین کا بیان ہی ایک کافی معیار ہے - تو اجمیر ملتان - پاکپٹن وغیرہ کے زائرین کی باتوں کو کیوں خلاف واقعہ سمجھا جاوے ؎

جواب دوم - جب دو باتیں ایک دوسرے کے متناقض ہوں - تو تناقض کو دور کرنے کے لئے آسان راہ یہ ہے - کہ ہم دونوں میں سے قوی اور مستند بات کو درست سمجھیں - اور ضعیف بات کو رد کر دیں - اس جگہ بھی تناقض ہے - ایک طرف زائرین کہتے ہیں - کہ بیت المقدس میں ایک قبر مریم کے روضہ کے نام سے مشہور ہے - دوسری طرف کشمیر کے لوگ بالاتفاق ایک قبر کے متعلق بیان کرتے ہیں - کہ یہ قبر عیسیٰ نبی کی ہے - ادھر قرآن مجید وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین میں عیسیٰ کے ساتھ مریم کو بھی شامل رکھتا ہے - تو اب ایک طرف یروشلم کے مجاورین ہیں - دوسری طرف اہل کشمیر اور قرآن مجید کی آیت - اس لئے ایک مسلمان کو چاہیئے - کہ اہل کشمیر کے اتفاق اور آیت کو مقدم کرے - اور صرف مجاورین کی گواہی کو غلط سمجھے - یہی صواب کی راہ ہے ؎

جواب سوم - بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے - کہ ناموں سے تشابہ پیدا ہو جاتا ہے - مثلاً عباسیوں کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا نام محمد تھا - اور اس کے طبیب کا نام جبریل تھا - ایک دفعہ بادشاہ کے اس طبیب نے ایک نسخہ تجویز کیا - اور وہ نسخہ مفید نکلا - اس لئے اس زمانہ کے طبیبوں نے اسے اپنی بیاضوں میں نقل کر لیا - کہ یہ نسخہ جبریل نے محمد کے لئے تجویز کیا - اب پیچھے آنے والوں میں سے کسی شخص نے کسی طبیب کی بیاض میں وہ مقام پڑھا - تو جبریل کے آگے علیہ السلام لکھ دیا - اور محمد کے آگے صلی اللہ علیہ وسلم - اس کے بعد جب اس بیاض کو کسی اور نے نقل کیا - تو وہ لفظ بھی نقل کر لئے - اس طرح نقل در نقل ہوتے ہوتے عام مشہور ہو گیا - کہ یہ نسخہ خاص خداوند تعالےٰ نے جبریل امین کے ہاتھ اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نازل فرمایا - اب دیکھو - اس کی وجہ صرف ناموں کا تشابہ ہے - اور کوئی نہیں - اس مثال کو زیر نظر رکھنے سے یہ بات صاف سمجھ میں آ سکتی ہے - کہ دنیا میں مریم نام ہزاروں عورتیں گذری ہیں - بڑی بڑی بزرگ اور عالمہ عورتیں قرون اولیٰ میں اس نام سے موسوم نظر آتی ہیں - تو ہو سکتا ہے - کہ کسی اور مریم کی قبر ہو گی - جو بیت المقدس میں مدفون ہوئیں - اور زیادہ مشہور وہی مریم بنت العمران ہیں - اس لئے غلطی سے یا مجاورین کی شرارت سے ہوتے ہوتے آخر مریم ام عیسیٰ کا مزار بن گیا ؎

جواب چہارم - اگر حضرت مریم کا مزار بیت المقدس میں بفرض محال تسلیم بھی کر لیا جائے - تو بھی مسیح علیہ السلام کی وفات اور آپ کی قبر کا کشمیر میں ہونا غلط نہیں ٹھہرتا - کیونکہ قرآن مجید فرماتا ہے - وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین - یعنی ہم نے حضرت مسیح اور آپ کی والدہ کو ایک اونچے پہاڑ پر جو بہت چشموں والا تھا - پناہ دی - اس آیت سے ظاہر ہے - کہ حضرت مسیح اور حضرت مریم دونو دشمن سے بچکر کشمیر میں پہنچے - اب ہو سکتا ہے - کہ سالہا سال رہکر حضرت مریم واپس شام میں آگئی ہوں - اور وہاں ہی فوت ہو کر مدفون ہوئی ہوں - اور چونکہ حضرت مسیح تو گمشدہ بھیڑوں کے لئے مبعوث ہوئے تھے - اس لئے وہ کشمیر ہی میں ٹھہرے رہے ہوں - غرض اگر حضرت مریم کی قبر بیت المقدس ہی میں مان لی جاوے - تب بھی مسیح کی قبر کا کشمیر میں ہونا یا مریم اور اس کے بیٹے کا کشمیر میں دشمن سے بچکر پہنچ جانا کسی طرح باطل نہیں ہو سکتا ؎

جواب پنجم ۵۔ شامی قوموں کی مشترکہ تاریخ اور قرآن مجید دونوں حضرت مریم کی قبر کا بیت المقدس میں موجود ہونا غلط ٹھہرا رہے ہیں۔ کیونکہ یہودی جو مسیح کے دشمن ہیں۔ اور عیسائی جو مسیح کے متبع ہیں۔ وہ دونو اس بات پر متفق ہیں۔ کہ مسیح ؑ کا ملک شام میں رہنا مشکل ہوگیا تھا۔ اور بیت المقدس جو خاص یہودیوں کا مرکز تھا۔ وہاں تو ایک دن گذارنا بھی آپ کے لئے دوبھر ہوگیا تھا۔ اسی کا ذکر قرآن مجید اس طرح پر فرماتا ہے وآوینا ھما الی ربوۃ ذات قرار و معین۔ یعنی ہم نے مسیح اور اس کی ماں کو ایک سرسبز و شاداب چشموں والے پہاڑی علاقہ میں پناہ دی۔ اس آیت میں مسیح کے ساتھ مریم بھی شامل ہیں۔ تاریخ کہتی ہے۔ کہ ایک زمانہ ایسا آیا۔ کہ شام میں حضرت مسیح ایک دم بھی رہ نہیں سکتے تھے۔ قرآن کہتا ہے۔ کہ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اسی لئے ہم نے مسیح اور اس کی والدہ کو ایک پہاڑ پر پناہ دی۔ ادھر تمام کشمیری متفق ہیں۔ کہ انیس ۱۹ سو برس ہوئے۔ شام کی طرف سے ایک شخص آیا۔ جو نبی تھا۔ اور شہزادہ نبی کہلاتا تھا۔ وہ یہاں آیا۔ اب تینوں گواہیوں سے یہ تو ثابت ہوگیا۔ کہ ایک زمانہ میں مریم اور حضرت مسیح کشمیر میں آئے۔ اب اس کے بعد دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔ ایک یہ کہ کچھ عرصہ کشمیر میں رہکر حضرت مریم واپس بیت المقدس چلی گئی ہوں۔ دوسری یہ کہ وہ نہ گئی ہوں۔ بلکہ کشمیر ہی میں رہی ہوں۔ اور وہیں فوت ہوکر مدفون ہوئی ہوں۔ سو غور کرنا چاہیئے۔ کہ پہلی صورت ناممکن ہے۔ کیونکہ یہودیوں اور عیسائیوں کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ عیسائیوں کا غلبہ مسیح کے صلیبی واقعہ کے سینکڑوں سال بعد ہوا۔ اس لئے یہ تو ناممکن ہے۔ کہ حضرت مریم یہودیوں ہی کے غلبہ کے زمانہ میں واپس آئی ہوں۔ اور نہ ان کی اتنی عمر ہی ثابت ہے۔ کہ وہ سینکڑوں برس زندہ رہی ہوں۔ اور پھر جب مدت بعد عیسائی غالب ہوئے ہوں۔ تب وہ شام میں واپس آئی ہوں۔ دوسرے یہ کہ قرآن مجید ان کے کشمیر میں آنے کا ذکر کرتا ہے۔ واپسی کا کہیں ذکر نہیں۔ سوم کشمیر والوں کی تاریخ میں بھی واپسی کا ذکر نہیں۔ چہارم حضرت مریم نے واپس جاکر وہاں کیا کرنا تھا۔ جب کہ ان کا پیارا بیٹا کشمیر میں رہتا ہے۔ پنجم مریم صدیقہ ایک نبی کے ساتھ ہجرت کرکے کشمیر گئی تھیں۔ کیا ایک ایسی مومنہ اور پاکباز عورت جس کی شان میں واصطفاک علی نساء العالمین۔ آیا ہے۔ ہجرت توڑنے کی مرتکب ہوسکتی تھی؟ غرض عقل و نقل دونوں اس بات کو غلط ثابت کررہی ہیں۔ کہ حضرت مریم کشمیر سے واپس آگئی ہوں ؛

راقم سید از قادیان

آسٹریلیا میں حریت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک انگریز حضور سے ملنے آئے تھے۔ ان کا نام پروفیسر ریگ تھا۔ بہت سے علمی سوالات انہوں نے کئے۔ اور تشفی پاکر گئے۔ بہت شریف الطبع آدمی ہیں۔ اس کے بعد ہمیشہ میرے ساتھ خط و کتابت رکھتے ہیں۔ اور میرے شکرگذار ہوا کرتے ہیں۔ کہ "آپ نے مجھ پر بڑا احسان کیا۔ نبی اللہ سے میری ملاقات کرادی"۔ یہ بھی لکھا کرتے ہیں کہ مجھے آپ کے عقائد سے بکلی اتفاق ہے۔ اور اکثر دوسرے لوگوں کو بھی ترغیب دیا کرتے ہیں۔ کہ اہل قادیان سے تبادلہ خیالات کریں۔ گذشتہ سفر کے ایام میں جب کہ میں کلکتہ میں آیا تھا۔ تو ایک خط جزیرہ تسمانیہ (آسٹریلیا) سے میرے پاس آیا۔ فرستندہ کا نام مسٹر فریزر ہل ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ مجھے پروفیسر ریگ نے تحریک کی ہے۔ کہ آپ کو خط لکھوں۔ میں نے جواب میں مسٹر ہل کو تبلیغ کی۔ جسکا اثر ان پر ہوا۔ یہاں تک کہ وہ ہندوستان آنے کو تیار ہیں۔ اور میرا تبلیغی خط اپنے شہر کے اکثر لوگوں کو دکھایا تازہ ڈاک میں انہوں نے ایک اخبار بھیجا ہے۔ جس میں اس مقدمہ کا ذکر ہے۔ جو کسی متعصب عیسائی کی تحریک پر پولیس نے ان پر کیا۔ اور اس کی کیفیت یوں ہے۔ کہ مسٹر ہل بازار میں واعظ کرتے تھے کسی شخص نے ان کو جھوٹا کہا۔ اور چلدیا۔ انہوں نے اسے پکار کر کہا۔ کہ تم جھوٹے۔ تم جھوٹے اس پر پولیس نے دست اندازی کی۔ اور وہی شخص عدالت میں گواہ بن کر آ کھڑا ہوا۔ عدالت میں جو گفتگو مسٹر فریزر ہل کے ساتھ ہوئی۔ اسکا اقتباس ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ؛

مسٹر فریزر ہل۔ (گواہ کو مخاطب کرکے) آپ نے میری چٹھیوں کا کیا جواب دیا تھا؟

مجسٹریٹ۔ اس سوال کی ضرورت نہیں۔

فریزر۔ بے شک ضرورت ہے۔ میں ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ اس شخص نے مجھے پہلے کاذب کہا۔

مجسٹریٹ۔ جو کچھ اس میدان میں ہوا۔ اس کے متعلق سوال کرو۔

فریزر۔ میں ہر ایک سوال کروں گا۔ جس سے میرا مقدمہ صاف ہوسکیگا۔

مجسٹریٹ۔ میں نہیں اجازت دیتا۔

فریزر۔ پھر جو آپ کا جی چاہے۔ کریں۔ جرمانہ کرلیں اُوپر کی عدالتیں کھلی ہیں۔

مجسٹریٹ۔ اچھا۔ تم اپنا بیان قسم کے ساتھ لکھاؤ۔

فریزر۔ میں قرآن شریف پر قسم کھا سکتا ہوں۔ انجیل پر نہیں ؛

مجسٹریٹ۔ اچھا تم اقرار کرو۔ کہ آئیندہ ایسا نہ کروگے۔

فریزر۔ آپ اقرار کریں۔ کہ لوگ مجھے ناحق دق نہ کیا کریں گے۔

مجسٹریٹ۔ میں ایسا اقرار کسطرح کرسکتا ہوں؟

فریزر۔ تو میں کسطرح اقرار کرسکتا ہوں؟

مجسٹریٹ۔ آپ اقرار کریں۔ کہ کبھی امن عامہ میں خلل نہ ڈالیں گے۔

فریزر۔ میں نے نہ کبھی پہلے خلل ڈالا۔ اور نہ آئیندہ کبھی ڈالنے کا ارادہ کرتا ہوں۔

مجسٹریٹ۔ اچھا۔ میں آپ کو ملزم پاتا ہوں۔ مگر سزا نہیں دیتا ؛

محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ سابق ایڈیٹر بدر قادیان

جریدہ غیر معمولی

آج ہمارے پاس ذیل کا اعلان برائے اشاعت موصول ہوا ہے۔ ہمارا پہلے سے بھی یہی عقیدہ ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنا اور اُس کے رنج و راحت میں شریک ہونا اہل اسلام پر مذہباً لازم ہے۔ مسلمانوں پر عموماً اور احمدی قوم پر خصوصاً گورنمنٹ کے بیحد احسانات ہیں ہمیں سرکار عالی کے اعلان سے موافقت ہے، اور ہم دلی عقیدت سے اہل اسلام کو اسپر کاربند ہونے کے لئے نصیحت کرتے ہیں۔ ایڈیٹر ۔

"جنگ یورپ کے موجودہ حالات و واقعات کے لحاظ سے جو مدبرانہ وحکیمانہ فرمان واجب الاذعان اپنی عزیز رعایا کی ہدایت و اطمینان قلب کے لئے شرف صدور لایا ہے، اسکی نقل بغرض اطلاع خاص و عام جریدۂ اعلامیہ میں طبع و مشتہر کیجاتی ہے۔ اُمید ہے کہ تمام رعایائے سرکار دولتمدار ابد قرار خود اپنی اور اپنے ملک اور اپنے مالک و بادشاہ کی مصالح پر بخوبی مطلع ہوکر ہدایات مصدرہ کی پوری تعمیل کرینگے۔ وہو ہذا۔

کنگ کوٹھی - مدار المہام صاحب سالار جنگ بہادر۔

نظر بحالات جنگ یورپ عام طور پر اطلاع دیجاتی ہے کہ اس نازک وقت میں مسلمانان ہندوستان کو سلطنت برطانیہ عظمیٰ کے ساتھ اپنے قدیم و مسلم وفاداری پر مضبوط و مستحکم رہنا واجب و لازم ہے خصوصاً جبکہ کوئی حکومت مسلم یا غیر مسلم دنیا میں ایسی نہیں ہے جہاں مسلمانوں کو اسقدر امن و امان اور مذہبی و شخصی آزادی ہو جیسی کہ انکو ہندوستان میں حاصل ہے اور جبکہ مزید براں حکومت برطانیہ یقین دلاتی ہے کہ جس طرح وہ سلف سے اسلام کی بہترین دوست اور حامی رہی ہے اسی طرح وہ ہمیشہ اسلام کی حامی اور دوست رہیگی۔ اور مسلمان رعایا کی حمایت و نگہداشت ہمیشہ کرتی رہیگی ۔

یہاں دوبارہ اعادہ کیا جاتا ہے کہ یہ موقعہ جو درپیش ہے اسمیں مسلمانان ہندوستان خصوصاً رعایائے سرکار عالی پر واجب و لازم ہے کہ خود اپنی خیر و بہبود کے لحاظ سے وہ اپنی قدیم و آزمودہ وفاداری و اطاعت گذاری پر دل و جان سے استقلال کے ساتھ قائم و دائم رہیں اور برٹش گورنمنٹ کے ساتھ اپنے خلوص و عقیدت میں سر مو فرق نہ آنے دیں کیونکہ میری دانست میں اس کا موجودہ طرز عمل حقیت و انصاف پر مبنی ہے اور بادشاہ و رعایا کے مابین جو مسلم و مضبوط عہد ہوا کرتا ہے اُسی مستحکم و برقرار رکھیں ہرگز کسی مغوی کے اغوا میں گرفتار ہوکر برٹش گورنمنٹ کے خلاف کسی پوشیدہ یا آشکارا سازش میں شریک نہ ہو جاویں ۔

بالآخر میں اُمید کرتا ہوں کہ جیسا سلف سے فرمانروایان خاندان آصفیہ کا وتیرہ رہا ہے اور جس طرح سے اب میں بذات خود اور اپنی ریاست کی تمام قوت و دولت کو سلطنت برطانیہ عظمیٰ کی حمایت میں صرف کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ ہوں۔ اسی طرح تمام مسلمانان ہند خاص کر میری عزیز رعایا تہ دل سے آمادہ رہے گی فقط ۔

شرح دستخط مبارک۔ اعلیحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی - ۱۳ - ذی الحجہ ۱۳۳۲ہجری روز دوشنبہ

سالار جنگ مدار المہام سرکار عالی

دعوۃ الی الخیر

انجمن ترقی اسلام

میں ششماہی والی رپورٹ میں احباب کو ماہ ستمبر تک کی آمد و خرچ اور دیگر کارگذاری سے مطلع کر چکا ہوں ماہ اکتوبر ۱۹۱۴ء کی آمد گذشتہ مہینوں کی آمد سے نسبتاً بہت ہی کم اور خرچ بہت ہی زیادہ رہا ہے۔ یعنی آمد ۹۰۸ روپے اور خرچ ۲۲۳ روپے ہے۔ مندرجہ ذیل احباب نے اس ماہ کے چندہ میں بہت حصہ لیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:۔

مرزا عباس علی صاحب گارڈ ریلوے راولپنڈی	۱۵۔۰۔۰
جماعت حیدرآباد دکن معرفت حکیم محمد حسین صاحب قریشی	۵۶-۱۰-۷
جناب غلام اکبر خاں صاحب وکیل حیدرآباد دکن	۱۰۰۔۰۔۰
جماعت لالہ موسیٰ۔ معرفت حکیم محمد قاسم صاحب	۱۸۔۰۔۰
جماعت شملہ	۱۵۔۰۔۰
جماعت سہارنپور	۵۔۰۔۰
جماعت ہوشیارپور	۵۔۰۔۰
ڈاکٹر فضل کریم صاحب بلتھ آفس مباسہ۔ افریقہ	۵۵۔۰۔۰
غلام محمد صاحب آبادکار چک ۹۹ شمالی سرگودہا	۲۰۔۰۔۰
محمد عبد اللہ صاحب محکمہ نہر	۷۔۶۔۰
معرفت حضرت خلیفۃ المسیح	۱۰۰۔۰۔۰
شیخ یعقوب علی صاحب	۱۹۔۰۔۰
جناب محمد اسمٰعیل صاحب ۹۶ آر معرفت کمانڈ آفیسر ۲۳ خرمینا	۵۰۔۰۔۰
جناب غلام محمد صاحب اسسٹنٹ گوپس گلگت	۵۰۔۰۔۰
جماعت حیدرآباد دکن معرفت مولوی محمد سعید صاحب	۱۷۰۔۸۔۰
معرفت حضرت خلیفۃ المسیح	۶۵۔۰۔۰
حکیم رحیم بخش صاحب سکرٹری سانگلہ	۵۰۔۰۔۰
شیخ محمد حسین صاحب سب جج غازی پور	۵۔۰۔۰
مستری گوہر قادیانی	۸۔۰۔۰
جناب محمد احسان الحق صاحب بھاگلپوری سررشتہ دار مونگیر	۵۔۰۔۰
میاں احمد الدین صاحب زرگر قادیان	۱۰۔۰۔۰
ڈاکٹر امیر الدین صاحب چوک فرید امرتسر	۵۔۰۔۰
سید عابد حسین صاحب تحصیلدار پٹنہ	۵۔۰۔۰
منشی امام الدین صاحب پٹواری نوہ چیپ	۵۔۰۔۰
بابو عبد الحمید صاحب۔ شملہ	۵۔۰۔۰

اس مہینے کے چندہ میں احباب نے نسبتاً بہت کم توجہ کی ہے امید ہے کہ ماہ حال میں احباب اس کمی کو پورا کرنے کے علاوہ بہت زیادہ چندہ ارسال کریں گے کیونکہ اخراجات دراصل اب شروع ہوئے ہیں خصوصاً وعدہ کنندہ احباب اپنے وعدے جلد پورا کریں۔

نو مبائعین کی تعداد اس ماہ میں قریباً پچاس ساٹھ کے اور بڑھی ہے الحمد للہ۔

اس ماہ میں حیدرآباد دکن میں بغرض تبلیغ جناب مفتی محمد صادق صاحب اور مولانا سید سرور شاہ صاحب بھیجے گئے ہیں اور عنقریب علاقہ بنگال میں بھی دو مبلغین جانے والے ہیں۔ مولوی سید عبد الواحد صاحب برہمن بڑیہ بنگال میں بہت اثر سے تبلیغ میں مصروف ہیں۔ اور آئے دن نو مبائعین کی فہرست ارسال کرتے رہتے ہیں چنانچہ حال میں ہی سات نو مبائعین کی اطلاع بھیجی ہے فہرست انشاء اللہ چند روز میں موصول ہو کر شائع ہوگی۔

پٹھان کوٹ میں مولوی احمد بخش صاحب تبلیغ میں مصروف ہیں۔

چوہدری فتح محمد صاحب نہایت سرگرمی اور جانفشانی سے ولایت میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ احباب اُن کی کامیابی اور صحت و سلامتی کے لئے دعا کرتے رہیں۔ ایسے ہی شاہ ولی اللہ صاحب و شیخ عبد الرحمٰن صاحب علاقہ مصر میں تعلیم و تبلیغ میں مصروف ہیں۔

انجمن ترقی اسلام کے ماتحت کتب اور ٹریکٹ اور ضروری اشتہارات بھی وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں اس وقت تک مندرجہ ذیل کتب اور ٹریکٹ شائع ہو کر دفتر ترقی اسلام میں موجود ہیں۔ سبز اشتہار معہ ضمیمہ حوالجات اور نشان فضل بجواب المصلح موعود اور منصب خلافت تقریر حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی۔ اعلان شکریہ۔ اور تحفۃ الملوک

انجمن ترقی اسلام کی اعانت کے مختلف ذرائع میں سے ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ مخلص احباب خصوصاً سکرٹری صاحبان مذکورہ بالا کتب کی کچھ کاپیاں منگوا کر احباب میں تقسیم کریں۔ تحفۃ الملوک کی اشاعت میں چند روز کا وقفہ ہے۔ اگر سب انجمنیں دس دس بیس بیس نسخہ جات منگوالیں تو نہایت آسانی سے اکثر احباب اعانت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ درخواستیں بہت جلد سکرٹری ترقی اسلام قادیان کے نام آنی چاہئیں۔

خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ
سکرٹری ترقی اسلام۔

انجمن احمدیہ پاک پٹن کی سالانہ کارگذاری

چوہدری غلام احمد خان صاحب مختار جو سلسلہ کے مخلص نوجوان ہیں انہوں نے ہمارے پاس مختصر رپورٹ اپنی جماعت کے سالانہ جلسہ کی ارسال کی ہے۔ جہاں بھی آپ جاتے ہیں۔ اسجگہ کی جماعت میں خاص جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہاں کے لوگ دینی خدمات میں بڑی سرگرمی ظاہر کرتے ہیں ہمارے دوسرے احباب کو بھی خدا تعالیٰ ایسی توفیق بخشے۔ ذیل میں چوہدری صاحب موصوف کی ارسال کردہ رپورٹ انجمن ہذا درج کی جاتی ہے:۔

مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو بروز ہفتہ بعد ادائے نماز عید الضحیٰ خاکسار کے دفتر میں ممبران انجمن احمدیہ پاک پٹن کا سالانہ جلسہ عام منعقد ہوا جسمیں خاکسار نے انجمن ہذا کے سال دوم از ابتدائے یکم اکتوبر ۱۹۱۳ء لغایت ۳۰۔ ستمبر ۱۹۱۴ء کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور بعد ازاں ممبران کارکن کمیٹی انجمن احمدیہ پاک پٹن کا انتخاب عمل میں آیا اور جلسہ برخواست ہوا۔ انجمن ہذا کا مالی مختصر گوشوارہ حسب ذیل ہے:۔

مدخلہ خزانہ صدر	کمیشن منی آرڈر	فاضلہ
۱۴۲/۵ للعہ	۲/	ندارد

خرچ مقامی اغراض للعہ ۱۲/ ۔ فاضلہ مقامی اغراض ۵ عہ

علاوہ ازیں متفرق چندہ جات مثلاً اپریل ریلیف فنڈ ۲ للعہ ۱۲/ ممبران انجمن ہذا کی جانب سے وصول ہوئے۔ سال زیر رپورٹ میں ایک احمدی نیا ہوا۔ اور بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے وصیت کی۔ انجمن ہذا کی جانب سے ٹریکٹ علاقہ میں بدستور تقسیم کئے جاتے ہیں فقط

خاکسار غلام احمد خاں مختار عدالت پاکپٹن

بغاوت فرو ہوگئی

چند روز ہوئے کہ علاقہ اوڑیسہ بہار میں ریاست دسپالہ میں قبیلہ کھونڈ نے شورش پیدا کی۔ گورنمنٹ کے ذمہ وار حکام کمشنر اور پولیس افسر فوراً وہاں پہنچ گئے اور اچھوتوں کا ایک دستہ بھی فوراً وہاں بھیجا گیا اور اس فساد کو بہت جلد دبا دیا۔ تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ اب وہاں بالکل امن ہوگیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس بغاوت کا باعث ۴۰ سرغنے تھے۔ جن کا کیس اوڑیسہ بہار گورنمنٹ کے سپرد ہے۔